ٹیلیفون نمبر ۳۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۸۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع منظر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

جناب مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا کل صبح اپنے وطن کنجاہ ضلع گجرات تشریف لے گئے

مکرم مولوی علی محمد صاحب اجمیری آج دہلی سے واپس آگئے ہیں۔

جلد ۳۴ | ۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۳۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۶۵ھ | ۳ مئی سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۰۴

جاپان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

ایک جاپانی الفاظ دیکھ کر حیران رہ گیا

(از ایڈیٹر)

گزشتہ جنگ عظیم کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی متعدد پیشگوئیاں اس صفائی اور وضاحت کے ساتھ پوری ہوئیں کہ کوئی حق پسند انسان ان کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور جس کسی نے انکار کیا۔ وہ کوئی معقول عذر پیش نہ کر سکا۔ بلکہ اس نے مضحکہ خیز اور خلاف دیانت طریق اختیار کیا۔

ان پیشگوئیوں میں سے ایک بہت بڑی پیشگوئی وہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں پیش فرمائی کہ

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

گویا بتایا گیا تھا کہ یورپ پر بہت بڑی مصیبت نازل ہونے والی ہے جس سے اس کا امن برباد ہو جائیگا۔ چنانچہ گزشتہ جنگ عظیم میں ایسا ہی ہوا۔ سوائے چند ایک چھوٹے چھوٹے ممالک کے تمام کا تمام یورپ اس جنگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ اور قریباً چھ سال کے عرصہ میں جو بلائیں اور مصائب یورپ پر نازل ہوئیں۔ ان کی مثال ازمنہ ماضی میں ملنی محال ہے۔ اس کے بعد ایشیا کے متعلق فرمایا۔ یہ بھی اس ہلاکت اور تباہی سے محفوظ نہیں رہے گا گویا مصیبت تو اس پر بھی نازل ہوگی۔ مگر یورپ کی نسبت کم۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان دونو براعظموں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جزائر کی تباہی کا ذکر علیحدہ فرمایا۔ اور جہاں ان کی تباہیوں اور بربادیوں کے متعلق اطلاع دی۔ وہاں یہ بھی فرما دیا کہ "اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا" گویا جزائر میں رہنے والوں سے ایسے لوگ مراد تھے۔ جن کا تعلق ایک مصنوعی خدا سے تھا۔ بے شک عیسائی بھی ایک انسان کو خدا سمجھتے ہیں۔ لیکن جزائر میں رہنے والے جن لوگوں کا ذکر کیا گیا۔ ان سے مراد عیسائی نہیں۔ کیونکہ عیسائی تو سارے یورپ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور یورپ کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ پس جزائر میں رہنے والوں سے مراد یقیناً عیسائیوں کے علاوہ کوئی اور لوگ ہیں۔ اور وہ سوائے جاپانیوں کے کوئی اور نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جاپانی ایک مصنوعی خدا کو مانتے تھے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی میں یہ جو الفاظ آئے ہیں۔ کہ "اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں" یقیناً یقیناً جاپان اور جاپانیوں کے متعلق تھے۔ چنانچہ حالات اور واقعات نے ان کے ایک ایک لفظ کی صداقت ثابت کر دی۔ اور جب جاپان نے ایٹم بم کے حملہ کے بعد اپنے دو عظیم الشان شہروں کو نیست و نابود ہوتے دیکھا۔ اور اپنے آپ کو کلیتہً اتحادیوں کے حوالہ کر دیا۔ تو اس پیشگوئی کی صداقت اس وضاحت کے ساتھ ظاہر ہو گئی۔ کہ کسی مخالف سے مخالف کے لئے بھی اس کا انکار ناممکن ہو گیا۔ حتیٰ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے مخالف کو بھی سوائے اس کے کوئی اعتراض نہ سوجھا کہ مرزا صاحب نے مصنوعی خدا کے الفاظ مباحثہ آتھم کے دوران چونکہ عیسائیوں کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ اس وجہ سے اس پیشگوئی میں بھی مصنوعی خدا سے مراد عیسائی ہیں۔ لیکن کتاب جنگ مقدس میں جب اصل حوالہ دیکھا گیا۔ تو وہاں قطعاً مصنوعی خدا کے الفاظ استعمال نہ کئے گئے تھے بلکہ عاجز انسان" کے الفاظ تھے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے دیدہ دانستہ افترا پردازی سے کام لیا۔ تاکہ اس پیشگوئی پر پردہ ڈال سکیں

حقیقت یہ ہے کہ جاپان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی اس وضاحت اور صفائی کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ کہ ہر وہ سعید الفطرت جو ایک طرف تو اس کے الفاظ کو دیکھے۔ اور دوسری طرف جاپان میں رونما ہونے والے واقعات پر نظر رکھے۔ وہ بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔ کہ فی الواقعہ یہ حیرت انگیز پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ یہ محض قیاس آرائی نہیں۔ بلکہ ایک واقعہ نے اس کی پوری پوری تصدیق کی ہے۔ چنانچہ ایک مخلص احمدی دوست نے ۱۲ اپریل کو بذریعہ ہوائی ڈاک ایک خط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا جو ۲۴ اپریل کو قادیان پہنچا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں :-

"سیدی و مطاعی امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جاپان کے اندر احمدیت کا بیج عاجز کو بونے کی توفیق دے۔ بعض انگریزی دانوں سے تعلق قائم کر رہا ہوں۔ ایک ترجمان جس کو ایک ٹریکٹ ترجمہ کرنے کے لئے دیا تھا ایک دن دوڑا دوڑا میرے پاس آیا۔ اور بولا۔ کہ یہ تو بہت عجیب بات اس میں لکھی ہے۔ میں نے کہا کونسی تو اس کی

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

انگلی یکدم اس عبارت پر پڑی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کا ترجمہ تھی۔ "اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔" اور کہنے لگا یہ جزائر کے رہنے والے تو ہم ہی ہیں۔ اور مصنوعی خدا بھی ہمارا ہی شہنشاہ ہیروشیٹو (میکاڈو) ہے"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ جاپان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے الفاظ جب ایک غیر جانبدار اور مخلص بالطبع جاپانی کے سامنے آئے۔ تو وہ ان کا بالکل صحیح مفہوم فوراً سمجھ گیا۔ اور ان کے لفظ بلفظ درست ہونے سے حیرت زدہ ہو کر ان کی صداقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا۔

کاش ایک طرف تو اس عظیم الشان پیشگوئی کی صداقت پر وہ لوگ غور کریں۔ جن کے سامنے وقوع پذیر ہونے سے کئی سال قبل اسے پیش کر دیا گیا تھا۔ اور دوسری طرف جلد سے جلد جاپان میں تبلیغ احمدیت کا باقاعدہ انتظام ہو سکے

مرزا گل محمد صاحب مرحوم کے قرضہ جات

قرضخواہ اصحاب فوری توجہ دیں

اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن اصحاب نے مرزا گل محمد صاحب مرحوم سکنہ قادیان سے کوئی قرض لینا ہو۔ وہ اپنے مفصل ثبوت کے ساتھ خاکسار کو اطلاع دیں۔ تاکہ اس کے متعلق مناسب فیصلہ کیا جا سکے۔ اگر آج سے پندرہ دن کے اندر اندر ایسی اطلاع نہ پہنچی۔ تو اس کے بعد کوئی مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔ ثبوت تحریری اور پختہ ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اگر کسی صاحب نے مرزا گل محمد صاحب مرحوم کا کوئی روپیہ دینا ہو۔ تو وہ بھی خدا تعالےٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے خاکسار کو اطلاع دیں۔

المعلن:۔ خاکسار مرزا عزیز احمد ایم۔اے قادیان ۳۰ ؍ ۴ ؍ ۴۶

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

۲۴ ؍ شہادت۔ آج بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے پہلے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ دعا فرمائی اور پھر مسند پر تشریف فرما ہوئے۔ ایک دوست نے رنگون اور پیگو کے احمدیوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں السلام علیکم پہنچایا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے تحریک وقف زندگی کا اعادہ کرتے ہوئے مبسوط تقریر فرمائی۔ آیت قرآنی والآخرۃ خیر و ابقیٰ کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ جو شخص اپنی زندگی کو دین کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ وہی دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہے۔ اور چونکہ اس نے اپنے وجود کو آخرت کے مقاصد کے لئے فنا کر دیا ہے۔ اس لئے وہ خیر و ابقیٰ کا مصداق بن جاتا ہے۔ حضور نے صحابہ کرام کی جاں نثاری کے بہت سے واقعات بیان فرمائے۔ اور سینکڑوں ہزاروں واقفین کی ضرورت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

زندگی وقف کرنا معمولی چیز نہیں بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر علماء اور نوجوان دوسرے دوستوں کو سمجھائیں۔ تو سینکڑوں ہزاروں واقف مل جانا کچھ مشکل نہیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک نوجوان کے خط کا ذکر فرمایا۔ جس نے لکھا تھا۔ کہ آریہ انجنیرنگ کالج بنا رہے ہیں۔ ہمیں بھی مقابلہ کرنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ آریہ لوگ بہت مالدار ہیں۔ ہمارے اکثر غرباء ہیں۔ حضور نے مالی حالتوں کا موازنہ فرمایا۔ ہمارے اکثر افراد انتہائی قربانی کرتے ہیں۔ مقابلہ قربانی کی نسبت میں ہونا چاہیئے۔ اس ضمن میں حضور نے تعجب کا اظہار فرمایا۔ کہ جب اللہ تعالےٰ غرباء کو خدمت کی توفیق دیتا ہے۔ تو وہ اس پر معترضانہ رنگ میں اصرار کیوں کرتے ہیں۔ کہ امراء کیوں زیادہ خدمت نہیں کرتے۔ غرباء کا سبقت لے جانا تو اس لئے ہے۔ تا اللہ تعالےٰ آخرت میں ان کو ان کی غربت کا بہتر بدلہ دے۔ مگر وہ گویا چاہتے ہیں۔ کہ امراء دنیا میں بھی زیادہ آرام حاصل کریں۔ اور آخرت میں بھی۔ حضور نے غرباء کو نصیحت فرمائی۔ کہ اپنی ترقی پر خوش ہوں۔ امیر کی غلطی پر خوش نہ ہوں۔

حضور نے ویسٹ وا لیسٹ افریقہ اور گولڈ کوسٹ کی احمدیہ تجارتی کمپنیوں کے بننے پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ اور جماعت کو تجارت کی طرف توجہ دلائی۔ اسی اثناء میں فرمایا۔ کہ اگر جماعت کے چندہ کی صحیح تشخیص ہو۔ اور صحیح تحریک ہو۔ تو دگنا چندہ ہو سکتا ہے۔ حضور نے دین کی عمارت کی تعمیر پر بے دریغ خرچ کے لئے تاج محل وغیرہ کے بنائے جانے کے حالات بیان فرمائے۔ اور اسلام کی کامیابی و فتح کے لئے ہزاروں نسلوں کے قربان کئے جانے کو مستحق مبارکباد قرار دیا۔ حضور نے فرمایا کہ من و سلویٰ تو اترا ہوا ہے۔ اب اٹھانے والے آدمی درکار ہیں۔ اس تحریک وقف کو بہت عام کرنا چاہیئے۔ اسی کے ذریعہ جماعت کی ترقی مقدر ہے۔ اللہ تعالےٰ خود ہمارے آدمیوں کی تائید فرما رہا ہے۔ حضور نے اس نشان کا ذکر فرمایا۔ کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز۔ مولوی محمد صادق صاحب اور مولوی رحمت علی صاحب کو جاپانی گورنمنٹ مارنا چاہتی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس حکومت کو مار دیا۔ اور ہمارے مبلغین صحیح و سلامت رہے۔

(محمد زاہدی صاحب آف ملایا نے اذان دی۔ مجلس علم و عرفان میں کامل خاموشی ہو گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا یہی طریق ہے۔ کہ جب اذان ہو۔ تو حضور گفتگو بند فرما دیتے ہیں۔ اور حضور کا ارشاد ہے۔ کہ جب گفتگو کسی ایک مرحلہ پر پہنچ جائے اور وقت ہو چکا ہو۔ تو مؤذن خود بخود بغیر استفسار اذان شروع کر دیا کرے)

اذان کے بعد ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ اولی الامر منکم والی آیت میں منکم کیوں فرمایا ہے۔ اگر اس سے یہ مراد نہ تھی۔ کہ صرف اپنے ہم مذہب حکومت والوں کی فرمانبرداری کرو۔ بلکہ عام فرمانبرداری کا حکم تھا۔ تو منکم کی بجائے فیکم چاہیئے تھا۔ حضور نے پہلے تو انبیاء علیہم السلام کا طریق بیان فرمایا۔ کہ ان میں سے جو غیروں کی حکومت میں رہتے تھے۔ وہ ان کی اطاعت کرتے تھے۔ پھر بتایا کہ فصیح کلام میں مجاز استعارہ وغیرہ سب ہوں گے۔ ہر لفظ کے تغیر میں حکمت ہوتی ہے۔ پھر بتلایا کہ اولی الامر منکم اور اولی الامر فیکم میں کیا فرق ہے۔ خلاصہ ارشاد یہ ہے۔ کہ اگر اولی الامر فیکم ہوتا تو صرف یہ بتاتا کہ حاکموں کی اطاعت کیا کرو۔ خواہ وہ حکومت کیسی ہو۔ مگر اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ مسلمان صرف Established یعنی قائم شدہ حکومت کی اطاعت کے لئے مامور ہے۔ وہ ہر ظالمانہ حکومت کی اطاعت پر مجبور نہیں۔ اور یہ بات لفظ اولی الامر منکم سے مستنبط ہوتی ہے۔ پس اس جگہ فیکم رکھنے سے مفہوم ہی ضائع ہو جاتا ہے۔ منکم ہی چاہیئے تھا۔ اور وہی خدا کی کتاب میں رکھا گیا ہے۔ ایک صاحب نے یزید کی حکومت کے بارے میں سوال کیا۔ حضور نے جواب میں فرمایا کہ عام لوگوں نے تو یزید کی بیعت کر لی تھی وہ مقابلہ کے مجاز نہ تھے۔ ہاں جس طبقہ نے بیعت نہ کی۔ اور مقابلہ کیا ان کے لئے مقابلہ روا تھا۔ حضرت امام حسین رضؓ وغیرہ کی طرف سے یہ اصولی سوال تھا۔ کہ یہ شخص منتخب نہیں ہوا۔ ایک دوست نے پوچھا۔ کہ اگر ہندوستان کی حکومت تبدیل ہو جائے۔ تو آنے والی حکومت کی اطاعت کا کیا حکم ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ جدید حکومت اولی الامر منکم کے ماتحت نہ ہوگی۔ وہ تو اولی الامر فیکم کی مصداق ہوگی۔ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کیا موجودہ حکومت کا قبضہ ہندوستان پر ظالمانہ نہیں حضور نے فرمایا کہ ظالمانہ تو ہے۔ مگر زمانہ گزرنے کے بعد یہ قبضہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ قبضہ مخالفانہ سے بھی۔ حقوق قائم ہو جاتے ہیں۔ پہلے لوگ لڑ کر ہی قبضہ کیا کرتے تھے۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

مرزا گل محمد صاحب مرحوم کی اراضی یا دیگر جائیداد خریدنے والے اصحاب توجہ فرمائیں

اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن اصحاب نے مرزا گل محمد صاحب مرحوم سکنہ قادیان سے قادیان یا اس کے گرد و نواح میں کوئی زمین یا دیگر جائیداد خریدی ہو مگر ابھی تک ان کے نام سرکاری کاغذات میں اس کا انتقال نہ چڑھا ہو۔ یا چڑھ کر نامنظور ہو گیا ہو۔ وہ خاکسار کو پندرہ روز کے اندر اندر مفصل اطلاع دیں۔ جس میں اراضی یا جائیداد متعلقہ کی پوری پوری تفصیل اور زرِ ثمن اور بیعنامہ کی نقل وغیرہ درج ہو۔ تاکہ اس بارے میں مناسب فیصلہ کیا جا سکے۔ (خاکسار مرزا عزیز احمد ایم۔اے قادیان)

12

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا نمائندگان جماعت احمدیہ سے خطاب

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کی تقریب پر

سائنس کو مذہب کے قریب لانے کی کوشش

جماعت کو مزید مالی قربانیوں کیلئے پوری طرح تیار رہنا چاہیئے

۱۹ اپریل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فضل عمر ریسرچ انسٹی کے افتتاح کے بعد نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے جو ارشاد فرمایا۔ اسے درج ذیل کرتے ہوئے احباب جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ حضور کے اس ارشاد کے مطابق ہر قسم کی مالی قربانیوں کے لئے پوری طرح تیار رہیں گے تاکہ جونہی مرکز سے آواز بلند ہو وہ اپنے عمل سے اس کا جواب دینے کے لئے پوری بشاشت کے ساتھ آگے بڑھ سکیں۔

حضور نے فرمایا۔

جہاں تک افتتاح کا سوال ہے وہ تو ہو چکا۔ ہماری فضل عمر ریسرچ انسی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر صاحب نے بھی اپنا ایڈریس پڑھ دیا۔ اور ڈاکٹر بھٹناگر صاحب نے بھی اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کر دیا۔ اس وقت میں صرف ان نمائندگان سے کچھ کہنا چاہتا ہوں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے قادیان تشریف لائے ہیں۔ اور اس وقت یہاں موجود ہیں

ابھی

ڈاکٹر بھٹناگر صاحب

نے اپنے جواب میں بیان کیا ہے کہ اس قسم کی انسٹی ٹیوٹ کو جاری کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے لئے بہت بڑے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہمارے کارکنوں نے کسی قسم کی تحقیق شروع کی اور نئے نئے مسائل اور علوم نکلنے شروع ہوئے تو پھر ان کو سرمایہ کی کمی کی وجہ سے اسی جگہ چھوڑ دینا اور نتائج کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش نہ کرنا

علمی ترقی کا موجب

نہیں بلکہ تالاب کے پانی میں سڑاند پیدا کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہ بات بالکل درست ہے اور میں نے شروع سے ہی اس امر کو اپنے مدنظر رکھا ہے۔ میں نے اس سے پہلے اس انسٹی ٹیوٹ کی مالی ضرورتوں کو جماعت کے سامنے نہیں رکھا۔ صرف ایک خطبہ میں میں نے یہ بیان کیا تھا۔ کہ گو ابھی جماعت کو میں اس کی مالی ضرورتوں کے لئے نہیں بلاتا لیکن ایک وقت آئیگا۔ جب جماعت کو اس کے لئے

مالی قربانیاں

کرنی پڑینگی۔

اب اس موقعہ پر میں جماعت کو ایک بار پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ابھی ہمیں اس بات کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ ہم جماعت سے مالی قربانی کا مطالبہ کریں۔ اور اس غرض کے لئے ایک خاص فنڈ کھول دیں۔ لیکن

دو تین سال تک

جب ہمیں زمین مہیا ہو جائے گی۔ عمارتوں کا میٹریل ملنا شروع ہو جائے گا۔ اور اس میٹریل سے عمارتیں بننی شروع ہو جائیں گی ہمیں اس کے لئے

لاکھوں روپیہ کی ضرورت

ہوگی۔ ان عمارتوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ جو اس غرض کے لئے بنائی جائیں گی۔ ان زمینوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ جن پر یہ عمارتیں تعمیر کی جائیں گی۔ ان سامانوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ جو عمارتوں کی تعمیر کے لئے درکار ہوگا۔ ان کارکنوں کے گزارہ کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی جو اس انسٹی ٹیوٹ میں کام کرینگے۔ اور ان نتائج کو عملی جامہ پہنانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ جو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پیدا کرے گی

پس گو اب بھی میں جماعت کو کسی چندہ کے متعلق تحریک نہیں کرتا۔ مگر میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اسے یہ امر اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس وقت

صرف چوہدری ظفر اللہ خانصاحب

نے اپنے دوستوں میں تحریک کر کے اس غرض کے لئے پچاس ہزار روپیہ جمع کیا ہے اور اڑھائی لاکھ روپیہ سلسلہ کیطرف سے خرچ ہوا ہے۔ میرا بھی وعدہ ہے۔ کہ میں اپنی طرف سے اور اپنے بعض دوستوں کیطرف سے

ایک لاکھ روپیہ

جمع کرونگا۔ اور چونکہ اب اخراجات روز بروز زیادہ ہو نگے۔ اور دو تین سال میں ہی وہ وقت آنے والا ہے۔ جب جماعت کے سامنے اس کے متعلق تحریک کی جائیگی۔ اس لئے میں جماعت کو ابھی سے اس طرف توجہ دلا دیتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ جب جماعت کے سامنے اس کے متعلق تحریک کی جائے گی تو ہماری جماعت کے تمام افراد اپنے پورے اخلاص اور جوش کے ساتھ جس حد تک ان کے ذرائع آمد ان کا ساتھ دینگے۔ اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرینگے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ انسٹی ٹیوٹ کوئی دنیوی انسٹی ٹیوٹ نہیں۔ بلکہ یہ اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ جو بانی سلسلہ احمدیہ نے ابتداً میں ہی ظاہر فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ایک خدا تعالےٰ کا قول ہوتا ہے اور ایک فعل

خدا تعالےٰ کا قول

وہ الہامی کتابیں ہیں جو مختلف ممالک میں مختلف اوقات پر لوگوں کی ہدایت اور ان کی راہ نمائی کے لئے نازل ہوئیں۔ اور

خدا تعالےٰ کا فعل

وہ قانون قدرت ہے۔ جسے دوسرے لفظوں میں سائنس کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا دنیا میں کوئی معقول انسان ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو بات کچھ اور کہے اور کام کچھ اور کرے۔ ہر معقول انسان کے

قول اور فعل میں تطابق

اور یک جہتی پائی جاتی ہے۔ پھر یہ کسطرح ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کہے کچھ اور کرے کچھ۔ الہام کچھ اور نازل کرے اور دنیا میں قواعد ایسے جاری کرے جو الہام کے خلاف ہوں۔ اگر کہیں خدا تعالےٰ کے قول اور اس کے فعل میں اختلاف نظر آتا ہو۔ تو یہ صرف غلط فہمی کا نتیجہ ہوگا۔ ورنہ سچی سائنس اور سچا مذہب آپس میں کبھی ٹکرا نہیں سکتے۔ اور اگر ٹکراتے ہیں تو دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی۔ یا تو مذہب کی طرف جو بات منسوب کی جاتی ہے۔ وہ غلط ہوگی۔ یا پھر سائنس جو کچھ کہہ رہی ہوگی وہ غلط ہوگا۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کی غلطی نکالنے کے بغیر ہم صحیح مطلب نہیں سمجھ سکتے۔ اسی لئے سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کی گئی ہے۔ تاکہ ہم اپنی جدوجہد کے ذریعہ

سائنس کو مذہب کے قریب لانے کی کوشش

کریں۔ جس طرح خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت قوی دلائل دے کر اسلام کے ہر مسئلہ کو سچا ثابت کر دیا ہے۔ اور آپ نے مذہب کی ایسی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ جو انسانی عقل اور ضمیر کے خلاف نہیں بلکہ ہر مجلس ہر جلسہ اور ہر میدان میں ہم اسلام کے ہر مسئلہ کی کھلے طور پر تصدیق کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور دشمن کے کسی حملہ پر اس کے مقابلہ میں ہماری آنکھیں نیچی نہیں ہوتیں اب دوسرا حصہ باقی تھا۔ کہ کوئی سچی سائنس سچے مذہب سے ٹکرا نہیں سکتی۔ اور یہ کام بندوں کا ہے کہ وہ سائنس کے مسائل کو مذہب کے مطابق ثابت کریں۔ اور دنیا سے اس

ناواجب تفرقہ اور شقاق

کو دور کر دیں۔ جو مذہب اور سائنس میں پایا جاتا ہے۔

میں صرف اتنا ہی کہنے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ تاکہ جماعت کے احباب کو ان ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلاؤں۔ جو اس انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی وجہ سے اس پر عائد ہوتی ہیں۔ اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں اور ان تمام دوستوں کا جو اس موقعہ پر تشریف لائے ہیں خصوصاً ڈاکٹر سر بھٹناگر صاحب کا

شکریہ

ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے یہاں تشریف لا کر ہمارے [illegible]

آٹھ سال کے بعد سماٹرا سے ہندوستان کو واپسی

مکرم جناب مولوی محمد صادق صاحب مجاہد احمدیت کا سفر

جب پوربی ایشیا میں جنگ شروع ہوئی. ہمارے تعلقات دارالامان سے بظاہر منقطع ہو گئے۔ دن کے بعد دن۔ ماہ کے بعد ماہ اور سال کے بعد سال گذرتے گئے۔ کئی قسم کے نشیب و فراز دکھ سکھ اور گوناگوں کیفیات سے گذرنا پڑا۔ اور آخر نتیجہ یہ نکلا کہ واقعی خدا تعالیٰ اپنے بندے کو ضائع نہیں کرتا۔ اور کہ احمدیت واقعی خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے. گویا یہ ایک کڑی آزمائش اور مشکل امتحان کا زمانہ تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے ہمیں اس زمانہ میں وہ وہ نشانات دکھائے۔ جو کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ آ سکتے تھے۔ مفصل حالات تو پھر عرض کرونگا فی الحال صرف واپسی کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

امید کی جھلک

جب برادر محترم مولوی محمد عبد الکریم صاحب ابن مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل مرحوم پاڈنگ پہنچے۔ تو میری مشکلات کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم کوشش کر کے آپ کو بذریعہ ہوائی جہاز واپس ہندوستان بھجوا دیں۔ اس وقت ان کے ساتھ برادرم کاشی رام صاحب اور بھائی جما صاحب جنگالی (دو ہندو) دوست بھی تھے. کس کو خواہش نہ تھی. کہ وہ اپنے وطن اور پھر دارالامان جیسے پاک وطن واپس نہ ہو۔ مگر میں تو خادم تھا اپنے آقا کا۔ اس لئے میں نے برادرم موصوف سے عرض کیا۔ کہ فی الحال تو میں پاڈنگ (سماٹرا) سے ادھر ادھر ہلنا گناہ سمجھتا ہوں۔ ہاں اگر میرے آقا کی طرف سے اجازت مل جائے. تو پھر میں خوشی سے واپس جانے کی کوشش کر سکتا ہوں۔ ادھر یہ پختہ فیصلہ اور ادھر والدہ مکرمہ کی طرف سے خبر آئی کہ تمہارا عزیز بھائی محمد حسین ماہ اگست ۱۹۴۲ء میں لیبیا (افریقہ) میں دوران جنگ جان بحق ہو چکا ہے۔ اور تمہاری والدہ مکرمہ خود مفلوج ہو چکی ہیں۔ اس لئے جلد واپس آنے کا انتظام کرو۔ یہ دو مختلف امور دو مختلف کیفیات پیدا کر رہے تھے۔ اور میں جز بج راہب کی طرح اپنے رحیم و کریم خدا سے بصد عجز عرض کر رہا تھا۔ کہ اے میرے مولا! اے میرے پیارے رب! ادھر تیرا کام اور تیرے عبد مامور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اور ادھر والدہ مکرمہ کا حکم ہے۔ اس لئے فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ میں تو اپنے آقا کے حکم کا ہی تابع ہوں۔ میں اسی حالت میں محو تھا۔ کہ مکرمی انچارج صاحب مشن ہائے بیرون ہند مولوی عبد المغنی صاحب کی طرف سے خط ملا۔ کہ واپسی کا ارادہ ہو۔ تو خرچ منگوا لیں۔ چونکہ مولوی عبد الکریم صاحب رخصت سے واپس پاڈنگ جا رہے تھے۔ میں نے انہیں خط لکھا کہ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرمی انچارج صاحب مشن ہائے بیرون ہند کی طرف سے مجھے واپسی کی اجازت مل چکی ہے۔ تو میرا سفر خرچ ساتھ لیتے آویں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اجازت فرما کر سفر خرچ کی منظوری دے دی۔ اور برادر محترم خرچ لے کر روانہ پاڈنگ ہوئے۔

کرشمۂ الٰہی

خدا تعالیٰ نے ہمیں توکل کا پورا سبق سکھانا چاہتا تھا۔ اس لئے مولوی محمد عبد الکریم صاحب کلکتہ روک لئے گئے۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ افسوس ہے کہ میں آپ تک (پاڈنگ میں) پہنچنے سے معذور ہوں۔ یہ اطلاع پاکر کسی قدر انقباض پیدا ہوا مگر بعد میں یہ سوچ کر. کہ اس میں ضرور کوئی حکمت الٰہی ہے وہ انقباض بھی انبساط سے بدل گیا. خصوصاً اس لئے بھی کہ مجھے ایک سکھ دوست نے کہہ دیا کہ جس قدر روپیہ کی آپ کو ضرورت ہو۔ آپ بخوشی مجھ سے لے سکتے ہیں۔

ان حالات کے زیر نظر میں نے واپسی کے لئے کوشش کرنا شروع کر دی کئی دوستوں سے کہا. کہ اگر کوئی طریق ہندوستان جانے کا نظر آئے تو مجھے بتائیں۔ اسی طرح کئی فوجی دوستوں سے کہا کہ اگر آپ اس معاملہ میں میری کوئی مدد کر سکتے ہیں تو کریں۔ برادرم صوبیدار محمد احمد صاحب سے بھی عرض کیا اور انہوں نے کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔ ایک ایک گھڑی انتظار میں گزرنے لگی۔ کہ کب واپسی کا کوئی راستہ ملے۔ اور یہ انتظار اس لئے بھی شدت پکڑتا گیا۔ کہ والدہ مکرمہ بار بار واپس آنے کا حکم فرماتیں۔ حتیٰ کہ مارچ کے آخر میں آپ نے لکھا. کہ اگر بحری جہاز نہیں ملتا۔ تو ہوائی جہاز کے ذریعہ واپس آجاؤ۔ میری کوشش کا بظاہر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اور نہ ہی کوئی واپسی کی صورت نظر آتی تھی۔ اس لئے میں نے صاف طور پر والدہ مکرمہ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ کہ میں آپ کے حکم کے ماتحت کوشش تو کر رہا ہوں۔ مگر بظاہر جلدی واپسی کی کوئی صورت نہیں۔ آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے خاص مدد فرمائے۔

میں یقین کرتا ہوں۔ کہ میرا یہ عریضہ والدہ مکرمہ کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوا ہوگا۔ مگر ابھی وہ خط ارسال کئے دو دن ہی ہوئے تھے. کہ مکرمی سردار نانک سنگھ صاحب اور جگندر سنگھ صاحب کی کوشش سے میری واپسی کا انتظام ہو گیا (یہ دونوں سکھ دوست مجھ پر بہت مہربان ہیں۔ انہوں نے مصیبت اور تکلیف کے زمانہ میں ہماری بہت مدد فرمائی) اور یہ بات پختہ ہو گئی کہ ہم ۱۵ اپریل بذریعہ ہوائی جہاز میڈان روانہ ہو جائیں گے۔ یہ انتظام اچانک ہوا۔ اور بغیر میری محنت اور کوشش کے ہوا. تب میں سمجھا کہ میری پہلی کوشش رائیگاں نہیں گئی بلکہ میری درخواست منظور فرما کر میرے لئے خدا تعالیٰ نے میرے مطلوبہ انتظام سے اعلیٰ انتظام فرما دیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اور اس عجیب طریق سے وہ انتظام ہوا. کہ مجھے خود بھی حیرت ہوئی۔

پاڈنگ سے روانگی

چونکہ یہ فیصلہ اچانک ہوا۔ اس لئے جلدی جلدی تیاری کر کے ہم ۱۵ اپریل ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے۔ پورے بارہ بجے جہاز Salembang سے آگیا۔ اور آدھ گھنٹہ بعد وہاں سے میڈان کو روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت میں نے اپنے رب کے حضور دعا کی اور عرض کیا کہ اے ہمارے رب! تو نے بے شک و یخلق ما لا تعلمون کے مطابق اس قسم کی سواریاں پیدا کی ہیں. جو پہلے لوگوں کے خیال میں بھی نہ آسکتی تھیں. اے مولیٰ! تیرا شکر یہ ادا کرنا ہماری طاقت میں نہیں۔ اب تجھ سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ ہمیں خیریت سے منزل مقصود تک پہنچائیو۔ اور ہم بیکس و عاجز بندوں کو سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قادیان دارالامان کی زیارت کرنا نصیب کیجیو۔ پھر والدہ مکرمہ کی خدمت کی توفیق بخشیو اسی حالت میں تھا کہ جہاز نے پرواز شروع کی. جب اونچا ہوا۔ تو میں نے ایک نظر زمین پر ڈالی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ جہاز بادلوں سے اونچا ہے۔ اور دو ڈریں ان سے سبقت لے جا رہا ہے۔

قریباً تین بجے ہم میدان پہنچ گئے۔ اس وقت مجھے والدہ مکرمہ کا وہ قول یاد آیا۔ کہ اگر تم سمندری جہاز کے ذریعہ نہیں آ سکتے تو ہوائی جہاز کے ذریعہ آجاؤ۔ اور میں نے کہا بعض دفعہ کسی بندہ کی زبان سے ایسے الفاظ اور پھر ایسے وقت میں نکلتے ہیں جنہیں فی الفور قبولیت کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اس پر میں نے اپنے رب کا ہزار ہزار شکریہ ادا کیا۔ اور والدہ مکرمہ کے لئے دعائیں کیں۔

رات ہم میدان میں ٹھہرے۔ شہر میں قریباً پانچ بجے پہنچ کر میں نے برادر محترم حشمت علی صاحب اور طفیل محمد صاحب احمدیان کو تلاش کیا اور ان کے ساتھ دوسرے احمدی دوستوں سے ملنے گیا۔ چونکہ رات کو علی العموم شوٹ ہوتے رہتے ہیں۔ اور رات ہی کے وقت پکڑ دھکڑ ہوتی ہے۔ اس لئے سارے احمدی دوستوں نے کہا کہ آپ اندھیرا ہونے سے قبل ٹھکانے پر پہنچ جائیں۔ سو میں احمدی دوستوں سے مصافحہ کر کے اور کچھ ہدایات دیکر برادرم حشمت علی صاحب و طفیل محمد صاحب کے گھر گیا اور وہیں رات گذاری۔ انہوں نے میری بڑی خاطر تواضع کی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

میڈان سے روانگی

منگل کے دن بتاریخ ۱۶ اپریل ہمارے پاس بنائے گئے۔ اور پھر ڈاکٹری معاینہ بھی ہوا۔ یہ کام قریباً ۱۲ بجے ختم ہوا۔ ایک سوا ایک کے قریب سرکاری موٹریں آئیں۔ جو ہمیں لیکر بلاوان Blawan بندرگاہ کو روانہ ہوئیں

پہلے موٹریں چار تھیں پھر ایک مقام پر پہنچ کر ایک اور موٹر ساتھ لی گئی۔ ہم دو موٹروں پر سوار تھے اور افسر جو ہمارے محافظ تھے وہ دو موٹروں پر تھے۔ اور پانچویں موٹر پر میں صرف فوجی آدمی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ فوجیوں کو اس لئے ساتھ لیا گیا کہ وہ ہماری حفاظت کریں۔ کیونکہ راستہ میں عام طور پر موٹروں پر انڈونیشنی حملہ کر دیتے ہیں۔

بندرگاہ پر پہونچے تو اس رات ہمیں باہر ہی سونا پڑا۔ صبح ۹ بجے بتاریخ ۱۷ اپریل ہم جہاز میں سوار ہوئے۔ اس جہاز کا نام انگا Ellenga تھا۔ فوجی آدمی جہاز کے ایک طرف سے اور سویلین لوگ دوسری طرف۔ کپتان کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ (۱) کوئی فوجی سویلین کے حصہ میں نہیں جا سکتا (۲) حصہ بینا ڈیک کے علاوہ دوسرے حصوں میں منع ہے (۳) سزا اور شور و شر پر سزا ملیگی (۴) کھانے پر ہندو مسلمان برابر ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ بدھ کے دن پورے بارہ بجے جہاز نے لنگر اٹھایا اور چل پڑا۔ میں نے اپنے رب کے حضور عرض کی بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا ان ربی لغفور رحیم۔ اے خدا! تیری مدد سے اس کا چلنا ہو اور تیری مدد سے ہی اس کا ٹھہرنا۔ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور اپنے رحم و کرم سے ہمارے اس ہولناک سفر کو آسانی اور آرام سے طے کرا۔ آمین۔ میں نے بچوں کو جمع کیا اور انہیں بھی دعا کے لئے کہا۔ اور خود بھی ان کے لئے دعا کی۔

ہم جہاز کی سب سے نچلی منزل پر تھے۔ بڑی گرمی تھی۔ پنکھے چل رہے تھے مگر غلبہ گرمی ہی کا تھا۔ رات کو نیند بھی نہ آئی۔ بچوں کو بھی کوئی اتنا آرام نہ تھا کیونکہ لوگ بہت بڑی تعداد میں اسی ایک فلور میں موجود تھے مگر خدا تعالے کا شکر ادا کرتا تھا کہ جگہ بھی ملی۔

عین سمندر میں

شام کے قریب سماٹرا کے کنارے نظروں سے بالکل اوجھل ہو رہے تھے۔ اندھیرا چھا رہا تھا۔ میں نیچے اترا اور اسی طرح غور و فکر میں رات گزاری۔ اور شاید ہی کوئی رات ایسی گزری ہو جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق کب آنکھ لگنے دیتا۔ آخر دعائیں کرتے کرتے صبح کا وقت ہو گیا۔ اٹھا نماز ادا کی اور پھر اوپر کے حصہ میں گیا۔ دیکھا تو ادھر نیل گوں آسمان اور نیچے ویسا ہی نیلا پانی کوئی خشکی اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا جزیرہ بھی نظر نہ آتا تھا۔ بے ساختہ زبان سے نکلا ھو الذی یسیرکم فی البر والبحر۔ بحر و بر کا سفر امن و عافیت سے طے کرنا یہ خدا تعالے ہی کا کام ہے۔ گو خشکی کا سفر تو عام کی نظروں میں اس حقیقت کو واضح نہ کرے۔ مگر سمندری سفر اور پھر خصوصاً اس وقت جبکہ جہاز کے نیچے صرف پانی اور اوپر صرف آسمان نظر آئے۔ یقیناً ایک عامی کی نظر میں بھی اس حقیقت کو واضح کر دیتا ہے اس لئے خشکی کے سفر کا پہلے ذکر فرمایا۔ اور اس سے اہم سفر یعنی بحری سفر کو بعد میں۔

۹ بجے صبح بتاریخ ۱۸ اپریل پریڈ ہوئی جس میں Life-belt پہننے وغیرہ کی ترکیب بتائی گئی اور پھر مشق بھی کرائی گئی اور صرف مردوں کو ہی نہیں بلکہ عورتوں کو بھی۔

ایک کوئل

آخر چوتھے دن ایک کوئل نظر آئی۔ میں نے دیکھا کہ اس نے صبح سے لے کر شام تک جہاز کے ساتھ ساتھ پرواز کی۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ وہ ایک دو گھنٹہ تک ہمارا ساتھ دے کر کوئی دوسری راہ لے گی۔ مگر دو تین گھنٹہ کے بعد دیکھا تو مجھے اپنے خیال میں تبدیلی کرنی پڑی۔ اور میں نے کہا ذرا دیکھو تو اس کوئل کی کتنی ہمت ہے۔ اور اسے کسقدر پرواز کی طاقت ہے۔ میں اسے دیکھتا چلا گیا۔ آخر میں نے دیکھا کہ وہ اندھیرا چھا جانے تک پرواز کرتی چلی گئی۔ اور آخر اسی اندھیرے میں نظر سے اوجھل ہو گئی۔ ممکن ہے وہ جہاز پر بیٹھ گئی اور ممکن ہے وہ پرواز کرتی کرتی سمندر میں گر گئی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی جزیرہ آیا ہو تو وہ اس میں ٹھہر گئی ہو۔ بہر حال میں نے اس سے کئی سبق حاصل کئے مثلاً یہ کہ مومن کو حتی الوسع کوشش کرتے اور خدا تعالے کے دین کی خدمت میں اس کوئل کی طرح حتی الامکان پرواز کرتے چلے جانا چاہیئے۔ یہ کہ یا تو وہ منزل مقصود تک پہنچ جائے۔ یا وہ قربانی کرتا چلا جائے اور آخری دم تک ہمت نہ ہارے۔ اور اس وقت میں نے اپنی کمزوری کو خوب محسوس کیا اور دعا کی کہ اے میرے رب میری غلطیوں کو معاف فرما۔ اور میری کمزوریوں کو دور فرما۔ آمین۔

بگلوں کی جمعیت

جمعرات کا دن چڑھا۔ تو میں اوپر گیا۔ دیکھا کہ ایک بگلا پرواز کر رہا ہے۔ میں نے کہا کہ "اے نوح کے کبوتر! کیا تو کسی پہاڑ کی چوٹی سے کسی درخت کی شاخ اپنے ساتھ نہیں لایا"؟ کیا دیار محبوب کا کوئی نشان تیرے ساتھ نہیں؟ کہیں تو کسی اور ملک کا باشندہ تو نہیں" میں اسی خیال میں محو تھا۔ کہ اس کا ایک اور ساتھی آنکلا۔ میں نے کہا کہ یہ خشکی تری (دونوں) کے باشندے اس بات کا نشان ہیں کہ ہم خشکی کے قریب آپہونچے۔

تھوڑی ہی دیر بعد بہت سے بگلے جمع ہو گئے اور جہاز کے ساتھ ساتھ پرواز کرنے لگے۔ مسافروں نے کہنا شروع کیا کہ ہندوستان قریب آگیا۔ سمندر کے پانی کی رنگت دوسری قسم کی نظر آنے لگی۔ اور یقین ہوا کہ ہندوستان کا کنارہ قریب ہے۔ آخر ایک دو گھنٹہ کے بعد ہمیں کنارے دکھائی دینے شروع ہوئے۔ خدا تعالے سے دعا کی۔ اور ساتھ ساتھ دل شکریہ سے لبریز تھا۔ لوگ تو ہندوستان کو بحیثیت وطن کے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ مگر میں اس کے علاوہ دراصل ایک اور وجہ سے خوش ہو رہا تھا۔ وہ یہ کہ میرے آقا کی پاک بستی اب قریب ہو گئی۔ اور حضور پر نور۔ بزرگان سلسلہ عالیہ اور میرے والدین کی دعاؤں کو خدا تعالے نے سن لیا۔ بہت بہت دعائیں کیں۔ اور شکریہ ادا کیا۔

جہاز تو کلکتہ میں اتوار کی شام کو آٹھہرا لیکن ہم سوموار کی صبح کو اتارے گئے اور یہ سارے مراحل طے کرنے کے بعد ۲۲ اپریل قریباً ۱۱ بجے دار التبلیغ کلکتہ میں مع اہل و عیال خیر و عافیت سے پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔

خدام الاحمدیہ —— برائے طلبہ میٹرک

ہماری جماعت کے جو جو طالب العلم امسال ہندوستان کی کسی یونیورسٹی کے میٹرک امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ براہ کرم وہ فوری طور پر اپنے ناموں سے شعبہ تعلیم کو آگاہ کریں۔ اسی طرح ایسے طلبہ کے والدین سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کے ناموں سے ہمیں آگاہ کریں۔ قائدین مجالس و زعماء کرام بھی فوری طور پر ایسے طلبہ کے نام مرکز میں بھجوائیں۔ دوسرے ان طلبہ اور ان کے والدین تک پہنچ کر ان کو تحریک کریں۔ کہ وہ تعلیم الاسلام کالج قادیان میں داخل ہوں۔ کیونکہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو وہ کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج سکے خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا تو وہ کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے"

طلبہ نام بھیجتے وقت اس بات کا بھی تذکرہ کریں کہ میٹرک کے بعد ان کا کیا ارادہ ہے اور آیا وہ تعلیم الاسلام کالج میں آرہے ہیں یا کہ نہیں۔ قائدین کرام کو پھر مزید تاکید ہے کہ وہ انتہائی چستی کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تحریک جدید کی ششماہی اول اور ۳۱ مئی ۱۹۴۶ء

(۱) "چونکہ وعدوں کی غرض اسے جلد سے جلد پورا کرنا ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے چھ ماہ میں کم سے کم وعدوں کا ساٹھ پرسنٹ فیصدی ادا ہو جانا چاہیئے .... میں پچھلے سالوں میں بھی دوستوں کو یہ تحریک کرتا رہا ہوں کہ وہ ۳۱ مئی تک اپنے وعدے ادا کرنے کی کوشش کریں" (۲) "زمیندار احباب کے لئے جون کے آخر تک مدت مقرر ہے۔ اگر وہ بھی ہمت کریں تو اپنے وعدوں کا بہت سا حصہ ادا کر سکتے ہیں۔ اسمیں شبہ نہیں کہ زمانہ میں قحط کی وجہ سے بوجھ بہت سے ہیں۔ مگر اسمیں بھی شک نہیں کہ جب وقت انسان کو تباہی کے آثار نظر آتے ہیں تو قربانی کی روح بھی بہت بڑھ جایا کرتی ہے"

پس شہری اور زمیندار احباب خواہ دفتر اول کے بارھویں سال کا وعدہ کرنے والے ہوں۔ یا دفتر دوم کے سال دوم کا وعدہ کرنے والے پوری توجہ اور کوشش سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۳ مئی والے اس ارشاد کی تعمیل فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے گا۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

اعلانات نکاح

۲۰ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امتہ المجید بیگم بنت شیخ فضل کریم صاحب مرحوم کا نکاح شیخ ارشاد حسین صاحب اعجاز کے ساتھ ۴ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ بہت بابرکت کرے۔ محمد امام

(۲) ۲۴ اپریل کو مسجد نور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے عبدالحمید آصف واقف زندگی کا نکاح تین سو روپیہ حق مہر پر محمودہ خانم بنت مولوی محمد اشرف صاحب سکنہ کٹھیالہ ضلع گجرات سے پڑھا احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جانبین کیلئے رشتہ مبارک کرے۔ آمین

اعلانات نکاح

میرے لڑکے عزیز حبیب اللہ خاں صاحب کا نکاح عزیزہ ساجدہ منیرہ بنت سید علی احمد صاحب قادیان کے ساتھ بعوض مہر مبلغ پانصد روپیہ ۲۰ اپریل کو اور میرے دوسرے لڑکے محمد احمد خاں صاحب کا نکاح مریم بیگم بنت عنایت اللہ خاں صاحب قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ ۲۲ اپریل سنہ ۴۶ء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے پڑھایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

خاکسار خان میر خان قادیان دارالامان۔

حکومت غذا کیلئے کیا کر رہی ہے

(۱) ملک میں جتنا بھی اناج مل سکتا ہے۔ اسے کل ہند بنیادوں پر حصہ رسدی کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ زیادہ اناج والے اور قحط زدہ علاقوں میں مساوی طور پر اناج تقسیم ہوگا۔

(۲) حصول اناج کی اجارہ داری قائم کر کے ملک کے اندرونی وسایل کی مکمل تنظیم کا آغاز اور توسیع۔ اس سے حکومت کو یہ موقعہ ملے گا کہ وہ اناج پیدا کرنے والے کسانوں کی جائز ضرورت بھر اناج ان کے پاس چھوڑ کے بقیہ زیادہ سے زیادہ اناج حاصل کرے۔

(۳) قیمتوں کی نگرانی (پرائس کنٹرول) پر سختی سے عمل درآمد کیا جائیگا تاکہ اناج پیدا کرنے والوں اور خریدنیوالوں دونوں کیلئے مناسب قیمتیں معین رہیں۔

(۴) راشن بندی کی توسیع کے ذریعہ سے اناج کی کمی کو برابری سے تقسیم کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں راشن میں کمی کر دی جانا ناگزیر ہے۔

اس وقت ۵۵۶ شہروں میں اور قصبات میں پانچ کروڑ تیس لاکھ آدمیوں کی راشن بندی کی جا چکی ہے۔ ایک پونڈ فی کس کے بنیادی راشن کو کم کر کے ۱۲ اونس کیا جا رہا ہے۔ مگر جسمانی مشقت کرنے والے مزدوروں کو ۴ اونس اناج زیادہ دیا کرے گا۔

(۵) اناج کی برآمد مطلق طور پر بند کر دی گئی ہے۔

(۶) باہر سے اناج منگوانیکیلئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

(۷) زیادہ اناج پیدا کرو کی مہم کو تیز تر کیا جا رہا ہے۔ نئی زمینوں کو زیر کاشت لایا جا رہا ہے۔ سرکاری عمارتوں کے باغات اور ان کے متعلقہ میدانوں میں اب اناج پیدا کیا جائیگا۔

(۸) رشوت ستانی۔ ذخیرہ اندوزی اور چور بازار کو روکنے کے لئے غذائی انتظامات کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ غذائی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں ان میں سے یہ چند چیزیں ہیں۔ ہم آپ سے جس چیز کے طالب ہیں۔ وہ ہے اعتماد اور اتفاق۔ اس سے دریغ نہ کیجئے۔

غذائی بحران

کو

شکست دیجئے

ملکر کوشش کیجئے - ملکر حصہ لیجئے

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن یکم مئی۔ کل رات ماسکو ریڈیو سے مارشل سٹالن نے ایک خاص پیغام نشر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر کے رجعت پسند عناصر سے ایک نئی جنگ کی سازشیں کر رہے ہیں۔ اس لئے عوام کو خبردار ہو جانا چاہیئے۔ روس کی مسلح فوجیں سوویٹ یونین کی تعمیری سرگرمیوں اور اس کی حفاظت کریں گی۔ اب دنیا بھر کے ممالک جنگی مصائب سے تنگ آ چکے ہیں۔ تاہم احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہمیں ہر وقت اپنی مسلح طاقت کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ ہماری موجودہ پالیسی یہ ہے کہ ہم دنیا بھر کے عوام میں مساوات اور دوستی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

کراچی یکم مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو مسٹر اٹیلے وزیر اعظم برطانیہ ہندوستانی لیڈروں کے ساتھ گفت و شنید کے آخری مرحلے میں شامل ہونے کے لئے خود ہندوستان آئیں گے۔

نئی دہلی یکم مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ [illegible] پنڈی کے نزدیک ایک ہوائی جہاز کو حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں برطانوی ایئر فورس کے دو وارنٹ افسر دو برطانوی افسر سات [illegible] کمشنڈ افسر اور ایک سپاہی ہلاک ہو گیا۔

لاہور یکم مئی۔ گذشتہ شام جالندھر اور امرتسر کے درمیان ۷۰ ڈاؤن پسنجر ٹرین کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ ایک بہت وزنی مشینری کو تاروں کی مدد سے ریلوے لائن کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ یہ مشینری اتنی وزنی تھی کہ گاڑی پٹڑی سے اتر سکتی تھی۔ لیکن ڈرائیور کی بروقت کارروائی سے گاڑی بچ گئی۔ ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

لاہور یکم مئی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹاف نے اپنی یونین کے فیصلہ کے مطابق آج چار گھنٹے کی علامتی ہڑتال کرنے کی کوشش کی۔ ریلوے حکام نے اس ہڑتال کو ناکام بنانے کی کوشش کی۔ پولیس اور فوج کے علاوہ یورپین سٹاف بھی منگا لیا گیا تھا۔ تاہم ہڑتال کافی حد تک کامیاب رہی۔ ملازمین نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ قریباً سب گاڑیاں لیٹ ہو گئیں۔ ریلوے ورکشاپوں میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ چار گھنٹے کے بعد ہڑتال ختم کر دی گئی۔

بمبئی یکم مئی۔ بمبئی گورنمنٹ کے وزیروں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے ناموں کے ساتھ آنریبل کا لقب نہ لگایا جائے۔ آج اس فیصلہ پر عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

لاہور یکم مئی۔ لاہور سے شائع ہونے والے پانچ مسلم اخبارات کے کاتبوں نے تنخواہ کم ملنے کی بنا پر ہڑتال کر دی ہے۔ اخبارات کے مالکوں نے اس کا انتظام کرنے تک اخبارات کی اشاعت بند کر دی ہے۔

نئی دہلی یکم مئی۔ مسٹر محمد علی جناح نے انگلو امریکن کمیٹی کی فلسطین کے متعلق سفارشات پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ عربوں سے جس قدر وعدے کئے گئے تھے ان سے غداری کی جا رہی ہے۔ اگر ان کی تجاویز پر عمل ہوا تو اسلامی دنیا اس ذلت آمیز تحکم کو خاموشی سے ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔

نئی دہلی یکم مئی۔ آسٹریلیا سے ۱۰ ہزار ٹن آٹا اور بہت سی گندم ہندوستان بھیجی جا رہی ہے۔

لاہور یکم مئی۔ مولانا داؤد غزنوی صدر پنجاب کانگرس کے مقابلہ میں مسٹر [illegible] کل انڈیا کانگرس کے نمائندہ منتخب ہو گئے۔

لندن یکم مئی۔ بلغاریہ نے پیرس کانفرنس میں اس مطلب کی ایک یادداشت بھیجی ہے کہ یونان کا صوبہ تھریس اس کے حوالہ کر دیا جائے کیونکہ بلغاریہ نے محور کے خلاف جنگ میں حصہ لیا ہے۔

لکھنؤ یکم مئی۔ یو۔ پی اسمبلی کے اجلاس میں ہوم ممبر مسٹر رفیع قدوائی نے بتایا کہ گورنمنٹ نے علیگڑھ کے رقبہ کو شورش زدہ علاقہ قرار دے دیا ہے۔ عنقریب سرکاری اعلان کر دیا جائے گا۔

شملہ یکم مئی۔ وزارتی مشن کے ممبر وائسرائے اور کانگرسی لیڈر شملہ پہنچ گئے ہیں۔ کانفرنس غالباً سوموار کو شروع ہو گی۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۳ مئی کو شملہ میں ہو گا۔

ناگپور یکم مئی۔ سی۔ پی کے [illegible] میں پہلی مرتبہ دیوناگری رسم الخط اور ہندی زبان کا استعمال شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ وزیر تعلیم نے سرکاری فائلوں پر ریمارک اور دستخط ہندی میں کئے ہیں۔

شملہ یکم مئی۔ وائسرائے ہند اور وزارتی مشن کے شملہ پہنچ جانے کے بعد اب بجائے دہلی کے شملہ سیاسی بات چیت کا مرکز بن گیا ہے۔ کانگرسی حلقوں میں اس کانفرنس کے نتیجہ کے متعلق مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اگر عین آخری وقت مشن نے اپنی تجاویز کو نہ بدلا تو کانگرس انہیں نامنظور کر دے گی۔ مسلم لیگی حلقے سر دست بالکل خاموش ہیں۔

ملتان یکم مئی۔ یہاں پر فرقہ وارانہ فضا سخت خراب ہو گئی ہے۔ کل قاتلانہ حملوں کے متعدد کیس ہوئے جن سے ایک مسلمان ہلاک ہو گیا۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

نئی دہلی یکم مئی۔ روس نے غیر ملکوں پر اپنا تسلط جمانے کے لئے جو سکیمیں تیار کی ہیں ان میں ہندوستان کو نمایاں جگہ دی گئی ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے روسی جاسوس حاجیوں کے لباس میں دھڑا دھڑ کشمیر آ رہے ہیں۔ اور وہاں کے مسلمانوں میں مل جل رہے ہیں۔

نیو یارک یکم مئی۔ امریکہ میں ایک ایسا جنگی ہوائی جہاز تیار کیا گیا ہے۔ جو ہوائی سفر میں انقلاب پیدا کر دے گا۔ اس پر [illegible] پچاس ہزار پونڈ خرچ کئے گئے ہیں۔ اس کا وزن ۱۴۰ ٹن ہے۔ اس پر ایک وقت ۲۰ ٹن بم رکھے جا سکتے ہیں۔

یروشلم یکم مئی۔ فلسطین کے متعلق اینگلو امریکن کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس پر رائے زنی کرتے ہوئے عرب کمیٹی کے صدر نے کہا کہ یہ رپورٹ انسانیت سوز اور بے ہودہ ہے۔ اس پر عمل کرنے سے فلسطین خون خرابہ اور گڑبڑ کا مرکز بن جائیگا۔ اور عرب انتہا پسند بن جائیں گے۔

واشنگٹن یکم مئی۔ خارجہ پالیسی ایسوسی ایشن نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگر فرانس کو کافی مالی مدد نہ دی گئی تو فرانس یورپ میں روسی دائرہ اقتدار کی طرف جھکنا پسند کرے گا۔ اور یہ امر اتحادی اقوام کے لئے نہایت تشویش کا موجب ہو گا۔

دہلی یکم مئی۔ جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگرس نے ایک بیان میں کہا کہ کانگرس کی آئندہ صدارت کیلئے پنڈت نہرو، سردار پٹیل، آچاریہ کرپلانی، سبھاش چندر بوس اور مسٹر جے پرکاش نرائن کے نام تجویز ہوئے ہیں۔ آخری انتخاب ۱۶ مئی کو ہو گا۔